نمبر ۱۵ | قادیان دارالامان - یکم مئی ۱۹۰۳ء مطابق ۳ صفر ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

۱۶ - اپریل ۱۹۰۳ء

(پانچوں نمازین حضرت نے باجماعت ادا کین)

اور کوئی ذکر قابل اشاعت نہ ہوا - بعد از نماز مغرب حضرت اقدسؑ نے اُس تقریر کا اعادہ فرمایا جو کہ مورخہ ۱۵ - اپریل کی سیر مین درج ہو چکی ہے اُس کی تکمیل مین ایک نئی بات یہ ذکر فرمائی

نبی کہ اس وقت مین امت موسوی کیطرح جو مامور اور مجدد آئے اُن کا نام نبی رکھا گیا تو اس مین یہ حکمت تھی کہ آنحضرت صلعم کی شان ختم نبوت مین فرق نہ آوے (جسکا مفصل ذکر قبل ازین گذر چکا ہی) اور اگر کوئی نبی نہ آتا تو پھر مماثلت مین فرق نہ آتا اس لئے اللہ تعالےٰ نے آدم - ابراہیم - نوحؑ اور موسیٰ وغیرہ میرے نام رکھے حتیٰ کہ آخر کار جری اللہ فی حلل الانبیاء کہا گویا اس سے سب اعتراض رفع ہو گئے - اور آپ کی امت مین ایک آخری خلیفہ ایسا آیا جو موسےٰ کے تمام خلفا کا جامع تھا۔

۱۷ - اپریل ۱۹۰۳ء

آج بوجہ علالت طبع حضرت اقدسؑ نماز جمعہ مین شریک نہ ہو سکے سیر بوجہ جمعہ کے ملتوی رہی - باقی نمازین باجماعت ادا کین۔

قبل از عشا دو گریجویٹ لاہور سے حضرت اقدس کی ملاقات کو تشریف لائے تھے اُن کی آمد پر عیسوت کے متعلق ذکر چل پڑا - اُس پر حضرت اقدس نے عیسوت کی تعلیم کے متعلق فرمایا کہ انسان اس کے قوا سے اور اخلاق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک درخت ہو اور اُس کی بہت سی شاخین ہون اور سب اسی لئے ہوتی ہین کہ پھل دیوین - ایسے ہی انسان کو جو اخلاق دئے گئے ہین ان کے استعمال کے مختلف موقعے ہوتے ہین - کبھی حلم کی قوت ہوتی ہے گر وقت اُس کی استعمال کا نہین ہوتا مصلحت اُس سے کام لینے کا تقاضا نہین کرتی ایسے ہی غضب کا حال ہے جسقدر قوے انسان لیکر آیا ہے حکمت الٰہی کا بھی تقاضا ہے کہ وہ اپنے اپنے محل پر استعمال ہون ورنہ پھر خدا تعالےٰ کا فعل عبث ٹھیرتا ہے - ایک خدمتگذار نیک ہوتا ہے اور ایک شریر ہوتا ہے تو اب اگر شریر کو شرارت کیوقت درگذر کیا جاوے تو نظام تمدن کیسے قائم رہ سکتا ہے اور پھر عدالتون کی قائم کرنے کی کیا ضرورت تھی - اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ انسان مضطر ہے جیسے حلم کو استعمال کرتا ہے ویسے ہی غضب کو اگر ہم خدائی کلام قرآن شریف سے یہ ہدایت نہ ملتی کہ انجیل ایک مختص الزمان تعلیم تھی تو پھر اس کی کلام الٰہی ہونے مین ہی شک پڑتا ہے - ایک ہی پہلو پر تمسک کرنا اور حلم اور عفو پر زور دینا اور وقت اور مصلحت کو نہ دیکھنا کسقدر خلاف عقل ہے - عقل ہمین دکھلاتی ہے کہ ہزار ہا انسان ہین جو کہ سزا کے ذریعہ ہدایت یاب ہوتے ہین اب یہ زمانہ ہے کہ اُن کو یہ تعلیم جہانی چاہیے کیونکہ ناقص ہے اور اُس سے عہدہ برآئی ہو نہین سکتی۔

۱۸ - اپریل ۱۹۰۳ء

سیر پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین۔ نو وارد مہمانون مین سے ایک نے سوال کیا کہ آپ کا دعوےٰ کیا ہے - فرمایا - ہمارا دعوےٰ مسیح موعود کا ہے جس کے کل عیسائی اور مسلمان منتظر ہیں - سو وہ ہم ہین۔

پھر پوچھا کہ اس کے دلائل کیا ہین - فرمایا کہ اب وقت تھوڑا ہے سوال تو انسان چند منٹون مین کر لیتا ہے مگر بعض اوقات جواب کے لئے چند گھنٹے درکار ہوتے ہین جب تک ہر ایک پہلو سے نہ سمجھایا جاوے تو بات سمجھ نہین آتی۔ آپ کچھ دن رہیں اور کتابین دیکھین یا پھر کافی وقت ہو تو بیان کر دئے جاوینگے۔

دوسرے صاحب نے سوال کیا کہ خاتم نبوت کی شرح کیا ہے اس کے جواب مین حضرت اقدس نے اپنا وہی مذہب بیان کیا جو کہ ہم صفحہ ۱۰۲ پر لکھ چکے ہین - اور یہ فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ جو جس سے پیار کرتا ہے تو اُس سے کلام کئے بغیر نہین رہ سکتا اسی طرح خدا جس سے پیار کرتا ہے تو اس سے بلا مکالمہ نہین رہتا آنحضرت کی اتباع سے جب انسان کو خدا پیار کرنے لگتا ہے تو اس سے کلام کرتا ہے غیب کی خبرین اُس پر ظاہر کرتا ہے اسی کا نام نبوت ہے۔

فرمایا - خدا کی معرفت کی راہ بہت باریک اور تنگ ہے اس لئے اس کا مشاہدہ انسان پر مشکل ہے ادھر ہم دیکھتے ہین کہ اسباب کے ڈھیر کے ڈھیر لگے ہوئے ہین اور اسی لئے انسان اُس پر مائل ہو جاتا ہے مگر تاہم ایک حصہ امراض کا انسان کو ایسا لگا ہوا ہے کہ طبیب ہاتھ ملتے ہی رہجاتے ہین اور کچھ پیش نہیں جاتی۔

بعض دنیادار اعتراض کرتے ہین کہ دینداری اختیار کی تو مصیبت آئی مگر وہ بہت چھوٹے ہوتے ہین - دیندار پر اگر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اُس کے ثواب اور معرفت کا موجب ہوتی ہے اور دنیادار پر جو مصیبت آتی ہے وہ اُس کی لعنت کا موجب ہوتی ہے آنحضرت صلعم پر مصیبت پڑی - مگر کیا ہی پیاری مصیبت تھی کہ جیسے جیسے وہ بڑھتی

جاتی ویسے ہی زور سے قرآن نازل ہوتا جاتا۔ وہ ذکر کو جہاد کی قسم ہو گیا یعنے صرف حضرت معاویہ تک ہی رہا گر وہ ... ہاں سعید گروہ کے آثار قیامت تک رہے ... کاش کہ ابوجہل کبھی زندہ ہو کر آتا تو دیکھتا کہ جس کو وہ حقیر اور ذلیل خیال کرتا تھا خدا نے اس کی کیا شان بنائی ہے مشرق اور مغرب تک کہاں کہاں بلاد اسلامیہ پھیلے۔ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں جو صحابہ فوت ہوئے انہوں نے تو وہ ترقیات نہ دیکھیں مگر جنہوں نے حضرت عمر کا زمانہ پایا۔ انہوں نے دیکھ لیں۔ اگر ابوجہل وغیرہ کو معلوم ہوتا کہ یہ عروج ہوگا تو مثل غلاموں کے آنحضرت کے ساتھ ہو جاتے۔

۲۰ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں شام کی مجلس میں کوئی ذکر قابل اشاعت نہ ہوا

موت - فرمایا باوجود اسقدر بے بنیاد ہستی کے انسان دنیا میں بنیادیں قائم کرتا ہے صرف ایک دم کی آمد و شد ہے اور کچھ نہیں۔ پھر خدا نے یہ بھی کیا عجیب سلسلہ رکھا ہے کہ جو شخص یہاں سے رخصت ہو جاوے۔ اس کو اجازت نہیں کہ واپس آ کر وہاں کی [illegible] بتلا دے اس میں علما رفلاسفر اور زمانہ کے سب دانا عاجز ہیں اور صرف اسیقدر پتہ ملتا ہے جسقدر خدا کے کلام نے بتلایا ہے۔

آدمی مرتا ہے تو اپنے بڑے بڑے خویش و اقارب اور تعلقات چھوڑ جاتا ہے اور مرنے کے بعد کسی سے کوئی تعلق نہیں رہتا آجکل امریکہ اور یورپ کو ہر ایک بات کی تلاش ہے چنانچہ امریکہ میں ایک شخص سے جو کہ قابل قتل تھا معاہدہ ہوا کہ جب اس کا سر کاٹا جاوے تو اسے بلند آواز سے پکارا جاوے گا وہ صرف آنکھ سے اشارہ کر دیوے۔ مگر جب سر کاٹا گیا تو ہر چند زور سے اسے آوازیں دیں کوئی حرکت نہ ہوئی سچ ہے ؂ **کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد**

جو کچھ خدا نے فرمایا ہے وہی سچ ہے ہاں موت اور نیند کو آپس میں مشابہت ہے۔

فرمایا۔ اس میں ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ اعجازی طور پر بھی احیاء موتے نہیں ہوتا بلکہ یہ عقیدہ ہے کہ وہ شخص مردہ دوبارہ رجوع دنیا کیطرف نہیں کرتا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جس شخص کی باقاعدہ طور پر فرشتہ جان قبض کرے اور زمین میں دفن بھی کیا جاوے تو پھر کبھی زندہ نہیں ہوتا شیخ سعدی نے کیا خوب کہا ہے۔ ؂

واہ کہ گر مردہ باز گردیدے ؂ درمیان قبیلہ و پیوند
رد میراث سخت تر بودے ؂ وارثان را ز مرگ خویشاوند

خدا بھی فرماتا ہے **ویمسک الذی قضیٰ علیہ الموت**

قتل انبیاء - اسپر فرمایا کہ توریت میں لکھا ہے کہ جھوٹا نبی قتل کیا جاوے گا۔ اس کا فیصلہ یہ ہے کہ اگر قرآن کی نص صریح سے پایا جاوے یا حدیث کے تواتر سے ثابت ہو کہ نبی قتل ہوتے رہے ہیں تو پھر ہمکو اس سے انکار نہ کرنا ہوگا قتل انبیا کوئی ایسی شے نہیں ہے کہ اس سے ایک نبی کی شان میں خلل آوے کیونکہ قتل تو شہادت ہے مگر ہاں ناکام قتل ہو جانا انبیا کی علامات سے نہیں ہے یہ بات مصالحہ پر موقوف ہے جب ایک شخص (نبی) کے قتل سے ایک فتنہ برپا ہوتا ہے تو مصلحت نہیں چاہتی کہ اسکو قتل کیا جاوے اور جسکو قتل سے ایسا اندیشہ نہیں اسمیں حرج نہیں

کیا قرآن میں سب کچھ ہے - فرمایا قرآن میں سب کچھ ہے اور احادیث میں جو کچھ ہے وہ قرآن سے لیا گیا ہے۔ ہاں یہ بات ہے کہ بعض لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ آنحضرت نے فلاں بات قرآن کے کس مقام سے استنباط کی ہے تو ان کو یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرآن میں نہیں ہے اور اصل بات یہ ہے کہ سب کچھ قرآن سے ہی لیا گیا ہے مگر اس باریک در باریک استنباط کا ان لوگوں کو علم نہیں ہوتا خدا نے قرآن کو کتاب مفصل کہا ہے تو اس لحاظ ہونا چاہیے۔ بعض استنباط سوائے انبیا کے دوسرے کو سمجھ ہی نہیں آیا کرتے۔

اس پر مولوی محمد احسن صاحب نے کہا کہ جیسے اب مسیح موعود اور اس زمانہ کے فتن کی خبر حضور نے سورہ فاتحہ سے استنباط کر کے بتلائی ہیں آج تک کسکو خبر تھی کہ یہ سب کچھ قرآن میں ہے

۲۱ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

کشف اور الہام کا فرق - **سمیر** - فرمایا کہ جب سماع کے ذریعہ سے کوئی خبر دیجاتی ہے تو اسے وحی کہتے ہیں اور جب رویت کے ذریعہ سے کچھ بتلایا جاوے تو اسے کشف کہتے ہیں اسی طرح میں نے دیکھا ہے کہ بعض وقت ایک ایسا امر ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا تعلق صرف قوت شامہ سے ہوتا ہے مگر اس کا نام نہیں رکھ سکتے جیسے یوسف کی نسبت حضرت یعقوب کو خوشبو آئی تھی - **انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون** - اور کبھی ایک امر ایسا ہوتا ہے کہ جسم اسے محسوس کرتا ہے گویا کہ حواس خمسہ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اپنی باتیں اظہار کرتا ہے۔

ہندوستان اور یورپ کی دہریت میں فرق ہے یورپ کی دہریہ اس خدا کے منکر ہیں جو مصنوعی ہے اور عیسائی لوگ وہاں اسکو دہریہ کہتے ہیں جو کہ مسیح کو خدا نہ مانے اور اسے فسق و فجور نے بھی اثر ڈالا ہے لوگوں نے سمجھ لیا ہے کہ یہ سبب اثر کفارہ کے ...

کا ہے تو اب وہ کیسے مانیں۔

قضاء عمری - ایک صاحب نے سوال کیا کہ یہ قضا عمری کیا شے ہے جو کہ لوگ عید الضحیٰ کے پیشتر جمعہ کو ادا کرتے ہیں فرمایا کہ میرے نزدیک یہ فضول باتیں ہیں ان کی نسبت وہی جواب ٹھیک ہے جو کہ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو دیا تھا جبکہ ایک شخص ایک ایسے وقت نماز ادا کر رہا تھا جسوقت میں نماز جائز نہیں اس کی شکایت حضرت علیؓ کے پاس ہوئی تو آپ نے اسے جواب دیا کہ میں اس آیت کا مصداق نہیں بننا چاہتا۔ **ارأیت الذی ینھیٰ عبدا اذا صلیٰ** یعنے تو نے دیکھا اس کو جو ایک نماز پڑھتے بندے کو منع کرتا ہے نماز جو رہ جاوے اس کا تدارک نہیں ہو سکتا ہاں روزہ کا ہو سکتا ہے۔

اور جو شخص عمداً سال بھر اس لئے نماز کو ترک کرتا ہے کہ قضا عمری والے دن ادا کر لوں گا۔ وہ تو گنہگار ہے اور جو شخص نادم ہو کر توبہ کرتا ہے اور اس نیت سے پڑھتا ہے کہ آیندہ نماز ترک نہ کرونگا تو اس کے لئے حرج نہیں ہم تو اس معاملہ میں حضرت علیؓ ہی کا جواب دیتے ہیں۔

نماز کے بعد دعا - سوال ہوا کہ نماز کے بعد دعا کریں یہ سنت اسلام آئی ہے یا نہیں۔ فرمایا ہم انکار نہیں کرتے آنحضرتؐ نے دعا مانگی ہوگی۔ مگر ساری نماز دعا ہی ہے اور آجکل دیکھا جاتا ہے کہ لوگ نماز کو جلدی جلدی ادا کر کے گلے سے اتار تے ہیں پھر دعاؤں میں اس کے بعد اسقدر خشوع خضوع کرتے ہیں کہ جسکی حد نہیں اور اتنی دیر تک دعا مانگتے رہتے ہیں کہ مسافر دو میل تک نکل جاوے بعض لوگ اس سے تنگ بھی آ جاتے ہیں تو یہ بات معیوب ہے خشوع خضوع اصل جزو تو نماز کی ہے وہ اس میں نہیں کیا جاتا اور نہ اس میں دعا مانگتے ہیں۔ اس طرح سے وہ لوگ نماز کو منسوخ کرتے ہیں انسان نماز کے اندر ہی ماثورہ دعاؤں کے بعد اپنی زبان میں دعا مانگ سکتا ہے

جب اسلام کے فرقوں میں اختلاف ہے تو سنت صحیحہ کیسے معلوم ہو - اس کے جواب میں فرمایا کہ قرآن شریف۔ احادیث اور ایک قوم کی تعامل اور طہارت اسنت کو جب آپس میں ملایا جاوے تو پھر پتہ لگ جاتا ہے کہ اصل سنت کیا ہے۔

نماز اور قرآن شریف کا ترجمہ جاننا ضروری ہے - اس پر مولانا مولوی محمد احسن صاحب نے فرمایا کہ **ولا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ حتیٰ تعلموا ما تقولون** سے ثابت ہے کہ انسان کو اپنے قول کا علم ہونا ضروری ہے۔ اسپر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ جن لوگوں کو ساری عمر میں **تعلموا** نصیب نہ ہوا ان کی نماز ہی کیا ہے

غیرت - ایک عورت کا ذکر کرتے ہیں کہ نماز پڑھا کرتی

کرتی تھی ایک دن اس نے پوچھا کہ درود میں جو صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ آتا ہے اس کے کیا معنے ہیں خاوند نے کہا کہ محمد صلعم ہمارے رسول تھے اس پر اس نے تعجب کیا اور کہا کہ ہائے ہائے میں ساری عمر بیگانہ مرد کا نام لیتی رہی۔

(یہی حالت آجکل اسلام اور مسلمانوں کی ہے اور پھر اس پر کہا جاتا ہے کہ ایک مزکی نفس انسان کی ضرورت نہیں ہے)۔

فرمایا۔ ہم ہرگز فتوے نہیں دیتے کہ قرآن کا صرف ترجمہ پڑھا جاوے اس سے قرآن کا اعجاز باطل ہوتا ہے جو شخص یہ کہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ قرآن دنیا میں نہ رہے بلکہ ہم تو یہ بھی کہتے ہیں کہ جو دعائیں رسول اللہ نے مانگی ہیں وہ بھی عربی میں پڑھی جاویں دیگر جو اپنی حاجات وغیرہ ہیں۔ ماثورہ دعا کے علاوہ وہ صرف اپنی زبان میں مانگی جاویں۔

ایک شخص نے کہا کہ حضور حنفی مذہب میں صرف ترجمہ پڑھ لینا کافی سمجھا گیا ہے۔ فرمایا کہ اگر یہ امام اعظم کا مذہب ہے تو پھر انکی غلطی ہے۔

صدقہ اور ہدیہ میں فرق — صدقہ میں رد بلا ملحوظ ہوتی ہے اور یہ صدق سے نکلا ہے کیونکہ اس کے عمل در آمد میں انسان اللہ تعالیٰ کو صدق و صفا دکھلاتا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہدیہ ہدایت سے نکلا ہو کہ اسمیں محبت بڑھتی ہے۔

بعد وفات میت کو کیا شے پہنچتی ہے — فرمایا کہ دعا کا اثر ثابت ہے یا ایک روایت میں ہے کہ اگر میت کی طرف سے حج کیا جاوے تو قبول ہوتا ہے اور روزہ کا ذکر بھی ہے۔ ایک شخص نے عرض کی کہ حضور یہ جو ہے لیس للانسان الا ما سعیٰ فرمایا کہ اگر اس کے یہ معنے ہیں کہ بھائی کے حق میں دعا نہ قبول ہو تو پھر سورہ فاتحہ میں اھدنا کے بجائے اھدنی ہوتا۔

قبل از عشا (اسباب پر نظر) — ایک شخص کی موت کا ذکر ہوا اس کا باعث بیان ہوا کہ فلان مرض اور اسباب تھے فرمایا کہ جب انسان یہیں آکر ٹھہر جاوے کہ فلان باعث موت کا ہے اور آگے نہ چلے تو ایسی باتیں معرفت کی روک ہیں اور اس سے نظر اسباب تک ہی رہتی ہے۔

لولا الاکرام لہلک المقام — فرمایا جب طاعون کی آگ بھڑک رہی ہو تو اب کوئی سوچے کہ ایک مفتری کہہ سکتا ہے کہ لولا الاکرام لہلک المقام کیا ممکن تھا کہ وہ خود ہی مر جاوے اور طاعون کا شکار ہو اس وقت قادیان شل مکہ ہے کہ اس کے اردگرد لوگ ہلاک ہو رہے ہیں اور یہان خدا کے فضل سے بالکل امن ہے مکہ کی نسبت بھی ہے یتخطف الناس من حولہا کہ لوگ اسکے گرد و نواح سے اچک لئے جاوینگے۔

لولا الاکرام سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس سر زمین سے راضی نہیں ہے اور مجھے یہ بھی الہام ہوا ہے ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم

قنوت — آج کل چونکہ وبا کا زور ہے اس لئے نمازوں میں قنوت پڑھنا چاہیئے۔

۲۲ اپریل ۱۹۰۳ء

حضرۃ اقدس نے پانچون نمازیں باجماعت ادا کیں

سیر

گوشت خوری — آریوں کے مسئلہ گوشت خوری پر ذکر چلا فرمایا کہ انسانی زندگی کے واسطے دوسری اشیاء کی ہلاکت لازمی پڑی ہوئی ہے۔ مثلاً دیکھو ریشم جب ہی حاصل ہوتا ہے جب ریشم کے کیڑے مریں۔ پھر شہد کی مکھی کب چاہتی ہے کہ اس کا شہد لیا جاوے اکثر جونکیں خون پی کر مر جاتی ہیں پھر ہوا میں کیڑے ہیں جو سانس سے مرتے ہیں جب یکجائی نظر سے خدائی کے کل دائرے کو دیکھا جاوے تو پھر سمجھ میں آتا ہے کہ دنیا میں سلسلہ آکل اور ماکول کا برابر جاری ہے اور اس کے بغیر دنیا رہ ہی نہیں سکتی کہ بعض کی جان لی جاوے ورنہ اس طرح تو پھر کدو دانہ وغیرہ کیڑے جو پیٹ میں پیدا ہوتے ہیں ان کو بھی نہ مارنا چاہیئے۔

ایک شخص نے کہا کہ حضور آریہ اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ جو انسان کی طاقت سے باہر ہے اس میں اس پر الزام نہیں فرمایا کہ طاقت سے باہر تو وہ کہا جاویگا جس کا تعلق انسانی زندگی سے نہ ہو اور جو اس کے اندر ہے وہ سب طاقت میں ہوگا خدا تعالیٰ کا ہی یہ منشاء ہے کہ انسانی حفاظت کے واسطے بہت جانوں کو لیا جاوے پھر فطرت انسان میں بعض قویٰ ایسے ہیں کہ اگر گوشت نہ کھایا جاوے تو ان کا نشو و نما ہو ہی نہیں سکتا شجاعت پیدا ہی نہیں ہوتی اس لئے سکھ وغیرہ اقوام جو گوشت خوار ہیں وہ نسبتاً شجاعت بہت زیادہ رکھتے ہیں۔

اس پر اعتراض کیا گیا کہ بنگالی گوشت خوار ہیں مگر وہ ایسے بہادر نہیں ہوتے فرمایا کہ ایسی حالتوں میں قوموں کی مجموعی حالت کو دیکھا کرتے ہیں کہ کس قدر اقوام گوشت خوار ہیں اور کس قدر نہیں پھر مقابلۃً دیکھا جاوے کہ کونسی اقوام شجاعت میں بڑھکر ہیں۔

قبل از عشا

احمدی جماعت کے طبقہ — فرمایا کہ ہمارے مریدوں کے بھی کئی قسم کے طبقہ ہیں ایک تو طاعون ہیں جو طاعون سے ڈر کر اور اس سے بچنے کی نیت سے اب آرہے ہیں۔ دوسرے قمری اور شمسی ہیں جو کہ قمر اور شمس کا گرہن دیکھکر داخل بیعت ہوئے کچھ خوابی ہیں کہ بذریعہ خواب کے ان کی راہ نمائی کی گئی بعض عقلی ہیں کہ انہوں نے عقل سے کام لیکر بیعت کی بعض نقلی ہیں کہ احادیث آثار وغیرہ و دیگر امور کو پورے ہوتے دیکھکر ایمان لائے اور ابھی شاید اور بھی چند قسمیں ہوں۔

ہمارا نقارہ — فرمایا کہ اعدا کا وجود ہمارا نقارہ ہے یہ ان ہی کی مہربانی ہے کہ تبلیغ کرتے رہتے ہیں مثنوی میں ایک ذکر ہے کہ ایک دفعہ ایک چور ایک مکان کو نقب لگا رہا تھا ایک شخص نے اوپر سے دیکھکر کہا کہ کیا کرتا ہے چور نے کہا کہ نقارہ بجا رہا ہوں اس شخص نے کہا کہ آواز تو نہیں آتی چور نے جواب دیا کہ اس نقارہ کی آواز صبح کو سنائی دیوے گی اور ہر ایک سنیگا ایسے ہی یہ لوگ شور مچاتے ہیں اور مخالفت کرتے ہیں تو لوگوں کو خبر ہوتی رہتی ہے۔

فلسفہ جدیدہ کا فائدہ — فلسفہ جدیدہ نے اگرچہ نقصانات بھی پہنچائے ہیں مگر ایک صورت میں یہ مفید بھی ہوا ہے کہ بہت سی غیر معقول باتوں سے دلوں میں نفرت دلادی ہے مثلاً یہ فرقہ شیعہ کہ جن کی اصلاح کی کبھی امید نہ تھی مگر اس فلسفہ سے مؤثر ہوکر وہ بھی ساہ راست پر آتے جاتے ہیں

صلحاء اتقیا سے محبت — ایک شخص کے اس سوال پر کہ اولیاء اللہ سے محبت رکھی جاوے کہ نہ فرمایا کہ ہم اس کے مخالف نہیں ہیں کہ صلحا اور اتقیا اور ابرار سے محبت رکھی جاوے مگر حد سے گذر جانا جیسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر انکو مقدم رکھنا یہ مناسب نہیں ہے جیسے کہ گذشتہ ایام میں بعض شیعہ کی طرف سے ایک کتاب شائع ہوئی اس میں لکھا تھا کہ صرف امام حسین کی شفاعت سے تمام انبیاء نے نجات پائی حالانکہ یہ بالکل غلط ہے اور اس میں آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسر شان ہے اس سے تو ثابت ہوا کہ خدا نے غلطی کی کہ آنحضرتؐ پر قرآن نازل کیا اور حسین پر نہ کیا۔

۲۳ اپریل ۱۹۰۳ء

آج کل پانچون نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں سیر میں کوئی ذکر قابل اشاعت نہ ہوا۔

قبل از عشا

روح اللہ — ایک عیسائی اخبار میں حضرت مسیح کی نسبت لکھا تھا کہ قرآن میں ان کو روح کہا گیا ہے اور یہ سب سے بڑا درجہ ہے

اس پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح کو روح منہ فرمانے سے اصل میں ان تمام اعتراضات کا جواب دینا مقصود تھا جو کہ مسیح کی ولادت پر کئے جاتے ہیں۔ ولادت دو طرح کی ہوتی ہے ایک وہ جسمیں روح الٰہی کا جلوہ ہوتا ہے اور ایک وہ جسمیں شیطان کا حصہ ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ہے وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ یہ شیطان کو خطاب ہے غرض خدا تعالیٰ نے روح منہ فرما کر یہودیوں کے اس اعتراض کا کہ ان کی پیدائش ناجائز تھی جواب دیا اور

کہ ان کی ولادت پاک تھی۔

یہودی بہت بیباک تھے حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے ان کو کہا کہ تم کو جلدی تمہارے انجام کا پتہ لگ جاوے گا تو اس کے جواب میں ایک یہودی نے کہا کہ آپ کو پتہ لگ گیا کہ تیری پیدائش ناجائز ہے اس طرح کی باتیں انکو منہ پر کہی جاتی تھیں۔

حدیث شریف میں جو الفاظ ہیں کہ مس شیطان سے پاک تھی اس کی وجہ بھی یہی ہے ورنہ سب انبیا مس شیطان سے پاک ہی ہوا کرتے ہیں اس میں مسیح کو کیا خصوصیت تھی چونکہ مسیح علیہ السلام پر ایسے اعتراض ہوئے اس لئے اس کی بریت کیواسطے خدا نے بھی روح اور کلمہ کے لفظ بولے تاکہ یہود کی تردید ہو لیکن آنحضرت پر اس قسم کے اعتراض بالکل نہ ہوئے کیونکہ گو ایک انسان ایسے الزاموں سے بالکل بری ہے مگر تاہم اعتراض کا ہونا بھی ایک کسر شان کا موجب ہوتا ہے مثلاً اگر ایک مسلم اور مقبول شخص کی نسبت کہا جاوے کہ وہ زانی نہیں ہے تو یہ بھی ایک قسم کا مخفی حملہ اس کی عزت پر ہے اہل مکہ آنحضرت کے اخلاق اور مرتبہ اور پاکیزگی کو خود تسلیم کر چکے تھے اور امین آپکا نام رکھا ہوا تھا۔

غرض ان الفاظ سے حضرت مسیح ؑ کی فضیلت نہیں بلکہ ایک قسم کا کلنک ثابت ہوتا ہے پھر ان الفاظ سے کوئی خصوصیت مسیح کی نہیں ہے قرآن شریف میں لکھا ہے یومن باللہ وکلماتہ پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے کلمے اور بہت سے ہیں اور صحابہ کی شان میں ہے ایدھم بروح منہ اور صدیقہ کا لفظ حضرت مریم ؑ کے حق میں اس لئے بولا ہے کہ یہودیوں کے اعتراض کا جواب ہو۔

۲۴- اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت اداکیں جمعہ حسب دستور مسجد اقصیٰ میں ادا کیا گیا۔

قبل از عشا

طاعونی موت کسی نے اعتراض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ کیوں کوئی احمدی طاعون سے فوت ہوتا ہے فرمایا کہ یہ ان لوگوں کی غلط فہمی ہے کہ انجام کو نہیں دیکھتے آنحضرت کے وقت جب ایک طرف کافر مرتے ہوں گے اور ایک طرف صحابہ بھی تو لوگ اعتراض تو کرتے ہونگے کہ مرتے تو وہ بھی ہیں پھر فرق کیا اس لئے ہمیشہ انجام کو دیکھنا چاہیئے۔ ایک وہ وقت تھا کہ آنحضرت اکیلے تھے اور کوئی ساتھ نہ تھا ہر ایک مقابلہ کیلئے طیار تھا اب ہم ان لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ اگر طاعون سے ہمارے مرید مرتے جاتے ہیں تو پھر ہماری ترقی کیوں ہوتی جاتی ہے اور ان کی جمعیت کیوں گھٹتی جاتی ہے یہ اعتراض تو پھر سب پیغمبروں پر ہوگا اور ہم نے تو اس لئے کشتی نوح میں لکھدیا تھا کہ اگر غالب حصہ فیصد کا ہماری طرف ہو تو ہم سچے اور موت تو سبکو آتی ہے اس سے کسکو انکار ہے۔

طاعون کو جو ایک طرف شہادت اور ایک طرف عذاب کہا جاتا ہے اس کے یہی معنے ہیں کہ اس کے ذریعہ سے جس فریق کے لئے برکات ظاہر ہورہی ہیں انکے لئے تو شہادت اور رحمت ہے اور جنکے لئے برکات ظاہر نہ ہوں اور کمی ہوتی جاوے ان کے لئے عذاب ہے ہمکو اس کے دو فائدے ہیں اور ان کو دو نقصان ہیں اور پھر ہم بیس سال سے براہین میں یہ پیشگوئی عذاب کی شائع کر چکے ہیں خدا نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ ان کافروں کو جسطرح چاہے عذاب دیوے پھر جب ان لوگوں کو وہ عذاب ایک جنگ کے رنگ میں نازل ہوا تو کفار کیا تھوڑے صحابہ کیوں نہ اس میں حصہ لیتے رہے یہ امر اس لئے ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایک پہلو اخفا اور ایمان بالغیب کا بھی رہے

ہندوؤں کا بانگ دلوانا آج کل طاعون کی کثرت کے وقت اکثر سکھوں اور ہندوؤں کے گاؤں میں یہ علاج کیا جاتا ہے کہ اذان نماز بڑی زور اور کثرت سے ہر ایک گھر میں دلائی جاتی ہے اس کی نسبت ایک شخص نے حضرت صاحب سے دریافت کیا کہ یہ فعل کیسا ہے فرمایا کہ اذان میں سراسر اللہ تعالیٰ کا پاک نام ہے ہمیں تو علی رضہ کا جواب یاد آتا ہے کہ آپ نے کہا تھا کہ میں اس ارأیت الذی ینھیٰ ۔ عبداً اذا صلےٰ کا مصداق ہونا نہیں چاہتا ہمارے نزدیک بانگ میں بڑی شوکت ہے اور اس کے دلوانے میں حرج نہیں (حدیث میں آیا ہے کہ اس سے شیطان بھاگتا ہے)

۲۵- اپریل ۱۹۰۳ء

فجر کی نماز میں حضرۃ اقدس شریک نہیں ہوئے باقی کل نمازیں باجماعت اداکیں ۔ اور سیر کو تشریف نہیں لائے۔

قبل از عشا

مقدمات کی نسبت ذکر ہوا فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے ہر میدان میں ہم کو فتح دی ہے براہین میں یہ الہام موجود ہے۔

احیاء موتےٰ فرمایا ہم اعجازی احیاء کے قائل ہیں مگر یہ بات بالکل ٹھیک نہیں ہے کہ ایک دفعہ اس طرح زندہ ہوا ہو کہ وہ پھر اپنے گھر میں آیا اور رہا اور ایک اور عمر اس نے بسر کی اگر ایسا ہوتا تو قرآن ناقص ٹھہرتا ہے کہ اس نے ایسے شخص کی وراثت کے بارے میں کوئی ذکر نہ کیا اور الیوم اکملت لکم دینکم کیا ہوا

احیاء الطیر فرمایا اسی طرح ہم چڑیوں کو مانتے ہیں کہ وہ بھی ٹاپنے لگ گئی ہوں اور چڑیاں کیا شے ہیں ہم تو یہ بھی مانتے ہیں کہ ایک درخت بھی ٹاپنے لگے مگر پھر بھی وہ خدا کی چڑیوں کیطرح ہرگز نہیں ہو سکتی کہ جس سے "تشابہ فی الخلق" لازم آجاوے بڑی بات قابل فیصلہ وفات مسیح ؑ ہے۔

نرمی فرمایا نرمی اس بات کا نام نہیں ہے کہ دوسرا اگر مقابل پر نرمی کرتا رہا تو تم بھی کرتے رہو اور جب اس نے ذرا تیور بدلے تو تم نے بھی بدل لئے بلکہ جب فریق مقابل سختی کرے اور اس وقت تم نرمی کرو تو اس کا نام نرمی ہوگا۔

عمر کا اثر انسان پر فرمایا کہ عمر کا بھی اثر انسان کے اخلاق اور عادات پر پڑتا ہے چالیس سال تک انسان بہت سی بیہودگیاں کرتا ہے اس کے بعد جب انحطاط شروع ہوتا ہے تو ساتھ ہی خیالات کا بھی انحطاط شروع ہوتا ہے اور ایک تغیر عظیم انسان کے اندر ہوتا ہے۔

۲۶- اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت اداکیں۔ بعد نماز فجر مولوی محمد احسن صاحب نے ایک خط حضرۃ کو سنایا جو کہ انہوں نے ایک دیرینہ ہم مکتب کی طرف لکھا تھا۔

سیر

علم خدا فرمایا کہ خدا کے علم کے ساتھ بشر کا علم مساوی نہیں ہو سکتا اس لئے انبیاء سے اجتہاد میں غلطیاں واقع ہوتی رہی ہیں اور پھر جب خدا نے اس پر اطلاع دی تو ان کو علم ہوا یہودیوں کو مسیح کے وقت یہی مغالطہ ہوا انہوں نے کہا کہاں داؤد کی بادشاہت قائم ہوئی اور یہی دعویٰ آخر کار رخنہ کا موجب ہوا اگر پیغمبر پر ہر ایک تفصیل کھولدی جاتی تو پھر ہر ایک پیغمبر کو یہ علم ہوتا کہ میرے بعد فلاں پیغمبر آویگا اور موسیٰ علیہ السلام کو علم ہوتا کہ میرے بعد آنحضرت صلعم ہونگے حالانکہ ان کا یہی خیال ہوگا کہ آپ بنی اسرائیل سے ہونگے اسیطرح آئندہ کے امور بعض وقت ایک نبی پر منکشف کئے جاتے ہیں مگر تفصیلی علم نہیں دیا جاتا پھر جب ان کا وہ وقت آتا ہے تو خود بخود حقیقت کھلجاتی ہے ہم کہتے ہیں آنحضرت صلعم جو حکم ہو کر آئے تھے تو کیا آپ نے یہود کی کل باتیں تسلیم کر لی نہیں۔

قبل از عشا

دینی غیرت ایک مقام کے چند ایک احباب آریوں کے ایک ایسے جلسے میں گئے تھے جہاں آنحضرت صلعم

اور آپ کی پاک تعلیم پر ناجائز اور فحش سے بھرے ہوئے نا معقول حملے ہوتے ہیں تو اسپر حضرت اقدس نے ناراضگی کا اظہار کیا کہ یہ لوگ ایسی مخلوط مجلسوں میں کیوں جاتے ہیں اور جب ایسے ذکر اذکار شروع ہوں تو کیوں نہیں اٹھکر چلے آتے ہماری رائے میں ہمارے احباب کو یہ طریق اختیار کرنا چاہئے کہ وہ اپنی ہفتہ وار کمیٹی میں ایسی باتوں کی تردید کیا کریں اور بذریعہ اشتہار کے ان تمام لوگوں کو مدعو کیا کریں جو کہ اعتراض کرتے ہیں یہ طریق نہایت امن اور عمدہ تبلیغ حق کا ہے اور غیرت دینی کے بہت اقرب ہے)

ختم نبوۃ اعتراض - ایک شخص کی طرف سے یہ سوال پیش ہوا کہ مرزا صاحب اپنی تصنیفات میں کہیں نبوۃ کی نفی کرتے ہیں اور کہیں جواز۔

جواب - فرمایا یہ اس کی غلطی ہے ہم اگر نبی کا لفظ اپنے لئے استعمال کرتے ہیں تو ہم ہمیشہ وہ مفہوم لیتے ہیں جو کہ ختم نبوۃ کا مخل نہیں ہے اور جب اس کی نفی کرتے ہیں تو وہ معنے مراد ہوتے ہیں جو ختم نبوۃ کے مخل ہیں۔

نیوگ اور طلاق طلاق پر آریوں کے اعتراض سنکر فرمایا کہ اگر طلاق ایسا امر ہوتا جو کہ کانشنس کے خلاف ہے تو پھر دیگر اقوام بھی اسے بجا نہ لاتیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی بھی ایسی قوم نہیں ہے جو ضرورت کے وقت عورت کو طلاق نہ دیتی ہو لیکن اگر نیوگ بھی ایسا ہی ہے تو آریوں کو چاہئے کہ اپنے قوم کے معزز اور برگزیدہ کئی سو ممبر انتخاب کریں کہ جنکی اولاد نہ ہو اور پھر وہ اپنی عورتوں سے نیوگ کراویں اور شائع کریں کہ فلاں فلاں صاحب اپنی عورت سے نیوگ کرواتے ہیں جب تک وہ یہ نمونہ نہ دکھلاویں تب تک بحث فضول ہے اور جب وہ ایسا کریں تو پھر ہمکو ان پر کچھ افسوس ہوگا ہمارا اعتراض اس وقت تک ہے جب تک وہ اسے عملی طور پر قوم میں نہیں دکھلاتے اسیطرح اگر وہ بالمقابل چاہیں تو ہم اہل اسلام کے روساء اور معزز لوگوں کی ایسی فہرست تیار کر دینگے جنہوں نے معقول وجوہات پر اپنی بیویوں کو طلاق دی ہے۔

طلاق ہماری جماعت میں سے ایک صاحب نے اپنی عورت کو طلاق دی۔ عورت کے رشتہ داروں نے حضرت کی خدمت میں شکایت کی کہ بے وجہ اور بے سبب طلاق دی گئی ہے۔ مرد کے بیانوں سے یہ بات پائی گئی کہ اگرچہ اسے کوئی ہی سزا دیجاوے مگر وہ اوس عورت کو بسانے پر ہرگز آمادہ نہیں ہے عورت کے رشتہ داروں نے جو شکایت کی تھی ان کا منشاء تھا کہ پھر آبادی ہو اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ عورت مرد کا معاملہ آپس میں جو ہوتا ہے اسپر دوسرے کو کامل اطلاع نہیں ہوتی بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی فحش عیب عورت میں نہیں ہوتا مگر تاہم مزاجوں کی ناموافقت ہوتی ہے جو کہ باہمی معاشرت کی مخل ہوتی ہے ایسی صورت میں مرد طلاق دیسکتا ہے بعض وقت عورت گو ولی ہو اور بڑی عابدہ اور پرہیزگار اور پاکدامن ہو.... اور اس کو طلاق دینے میں خاوند کو بھی رحم آتا ہو بلکہ وہ روتا بھی ہو مگر پھر بھی چونکہ اس کی طرف سے کراہت ہوتی ہے اسی لئے وہ طلاق دیسکتا ہے مزاجوں کا آپس میں موافق نہونا یہ بھی ایک شرعی امر ہے اس لئے ہم اب اس میں دخل نہیں دیسکتے جو ہوا سو ہوا مہر کا جو جھگڑا ہو وہ آپس میں فیصلہ کر لیا جاوے۔

۲۷ - اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کیں۔

ضرورۃ حکم جب مدت دراز گذر جاتی ہے اور غلطیاں پڑ جاتی ہیں تو خدا ایک حکم مقرر کرتا ہے جو ان غلطیوں کی اصلاح کرتا ہے آنحضرت صلعم حضرت مسیح کے ۰۰۷ سو برس بعد آئے اس وقت ساتویں صدی میں ضرورت پڑی۔ تو کیا اب چودھویں صدی میں بھی ضرورت نہ پڑتی اور پھر جسحال میں کہ ایک ملہم ایک صحیح حدیث کو وضعی اور وضعی کو صحیح بذریعہ الہام کے قرار دیسکتا ہے اور یہ اصول ان لوگوں کا مسلم ہے تو پھر حکم کو کیوں اختیار نہیں ہے ایک حدیث کیا اگر وہ ایک لاکھ حدیث بھی پیش کریں تو ان کی پیش کب چلسکتی ہے +

ہم نے اونچا کیا تھا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ذکر پر فرمایا کہ انہوں نے لکھا تھا کہ ہم ہی نے اونچا کیا تھا اور ہم ہی اسے نیچا گرادینگے مگر ہم پوچھتے ہیں کہ انہوں نے چڑھانے کے لئے کیا کوشش کی تھی ہمپر تو سوائے خدا کے کسیکا ذرہ بھر بھی احسان نہیں ہاں اب گرانے کے لئے انہوں نے بہت کوشش کی اور جتنی اس نے کی اور کسی نے مطلق نہیں کی مگر خدا کے آگے کس کی پیش چلتی ہے۔

اس کے بعد مولوی صاحب کی شہادت قتل کے مقدمہ میں اور وہاں کرسی وغیرہ مانگنے کا ذکر ہوتا رہا اس پر حضرت نے فرمایا کہ علماء دین کے واسطے ظاہری بلندی چاہنی عیب میں داخل ہے قلوب میں عظمت ڈالنی انسانی ہاتھ کا کام نہیں ہے یہ ایک کشش ہوتی ہے جو کہ خدا کے ارادہ سے ہوتی ہے ہم کیا کر رہے ہیں جو ہزارہا آدمی کھچے چلے آتے ہیں یہ سب خدا کی کشش ہے ان لوگوں کی علمیت اور حکمت دانائی ان کے کچھ کام نہ آئی مثنوی میں ایک قصہ لکھا ہے کہ ایک شخص دولتمند تھا مگر بیچارے کی عقل کم تھی وہ کہیں جانے لگا تو اس نے گدھے پر بورے میں ایک طرف جواہر ڈالے اور وزن کو برابر کرنے کے واسطے ایک طرف اتنی ریت ڈالدی۔ آگے چلتے چلتے اسے ایک شخص دانشمند ملا مگر کپڑے پھٹے ہوئے بھوک کا مارا ہوا ...... یہ پگڑی نہیں اس نے اس کو مشورہ دیا کہ تو نے ان جواہرات کو نصف نصف کیوں نہ دونوں طرف ڈالا اب ناحق جانور کو تکلیف دے رہا ہے اس نے جواب دیا کہ میں تیری عقل نہیں برتتا تیری عقل کے ساتھ نحوست ہے بلکہ میں تجھ بدبخت کا مشورہ بھی قبول نہیں کرتا +

ادب انسان کو چاہئے کہ جب کہیں جاوے تو سب سے نیچی جگہ اپنے لئے تجویز کرے اگر وہ کسی اور جگہ کے لائق ہوگا تو میزبان خود اسے بلا کر جگہ دیگا اور اس کی عزت کرے گا۔

عوام الناس کی کم فہمی یہ فرمایا کہ جن لوگوں کے دلمیں کجی ہے وہ متشابہات کی طرف جاتے ہیں ۔۔۔ جن لوگوں نے حضرت موسے اور عیسیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول نہ کیا انہوں نے آیات بینہ سے فائدہ نہیں اٹھایا حضرۃ موسیٰ علیہ السلام نے ایک حبشی عورت سے نکاح کیا تو لوگوں نے یہ اعتراض کیا کہ اگر یہ منجانب اللہ ہوتا تو حبشن سے نکاح نکرتا اس ذراسی بات پر ان کے تمام معجزات کو نظر انداز کر دیا +

قبل از وقت معبر کی رائے کا اثر ایک شخص نے سوال کیا کہ جب خواب بیان کیا جاتا ہے تو یہ بات مشہور ہے کہ سب سے اول جو تعبیر معبر کرے وہی ہوا کرتی ہے اور اسی بنا پر یہ کہا جاتا ہے کہ ہر کس ناکس کے سامنے خواب بیان نہ کرنا چاہئے فرمایا جو خواب مبشر ہے اس کا نتیجہ انذار نہیں ہو سکتا اور جو منذر ہے وہ مبشر نہیں ہو سکتا اس لئے یہ بات غلط ہے کہ اگر مبشر کی تعبیر کوئی معبر منذر کی کرے تو وہ منذر ہو جاوے گا اور منذر مبشر ہو جاوے گا ہاں یہ بات درست ہے کہ اگر کوئی منذر خواب آوے تو صدقہ خیرات اور دعا سے وہ بلا ٹل جاتی ہے۔

تفاعل کسی کے نام سے بطور ...... تفاعل کے فال پر سوال ہوا فرمایا کہ یہ اکثر جگہ صحیح نکلتا ہے آنحضرت صلعم نے بھی تفاعل سے کام لیا ہے۔ ایک دفعہ میں گورداسپور مقدمہ پر جا رہا تھا اور ایک شخص کو سزا ملنی تھی میرے دل میں خیال تھا کہ اسے سزا ہوگی یا نہیں کہ اتنے میں ایک لڑکا ایک بکری کے گلے

طاعون کے متعلق ایک تازہ الہام

قلنا یا ارض ابلعی مائک و یا سماء اقلعی

اس الہام کے متعلق جہانتک میری رائے ہے وہ یہ ہے کہ یہ عام شہروں اور دیہات کے متعلق نہیں اور نہ اس سے دوام منع ثابت ہوتا ہے غالباً یہی ہے کہ بعض دیہات اور شہروں میں جنکی نسبت خدا کا ارادہ ہے چند مہینوں تک طاعون بند رہے اور پھر ان خداوند قدیر چاہے پھر جوش ٹپڑے اور بکلی بند نہیں ہوگی جبتک وہ

نوٹ: الہام - مورخہ ۲۴ - اپریل ۱۹۰۳ء کی شام کو فرمایا۔ رب انی مظلوم فانتصر۔ (مورخہ ۲۹ - اپریل کو یہ الہام ہوا - انا نأتی الارض ننقصہا من اطرافہا۔

آریہ سماج جہلم کے سالانہ جلسہ میں ایک احمدی ممبر کے

سوال وجواب

۵ منٹ مباحثہ

میاں جمال الدین صاحب نے یہ بھی شرط پیش کی کہ اثنائے گفتگو میں تالی ہرگز نہ بجائی جاوے اس کے بعد پہلا موقعہ سوال کا میاں جمال الدین صاحب کو دیا گیا۔

میاں جمال الدین صاحب احمدی۔

آریہ صاحبان کا یہ اعتقاد کہ جیو پرانو یعنے روح و مادہ انادی وقدیم ہیں انکو پرمیشر نے پیدا نہیں کیا یہ بذات خود قایم ہیں۔ اسپر اعتراض یہ ہے کہ جبکہ پرمیشر روح اور مادہ کو پیدا نہیں کرسکتا اور نہ انکو نیست ونابود کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ پھر سرب شکتی مان نہ رہا کیونکہ سرب شکتی مان اسی کو کہتے ہیں جو تمام طاقتیں رکھتا ہو جسمیں تمام طاقتیں نہیں اُسپر سرب کا لفظ عائد نہیں ہوسکتا۔

(۲) یہ کہ اس سے آریوں کا پرمیشر محتاج بھی ثابت ہوا کیونکہ اگر اُس کو روح ومادہ نہ ملتے تو خلقت کہاں سے پیدا کرتا آپ تو کچھ پیدا نہ کرسکا آخر چپ چاپ ہی بیٹھا رہتا۔

(۳) محدود بھی ثابت ہوا وہ اس طرح کہ خدا بھی ازلی وابدی اور ارواح اور مادہ بھی ازلی وابدی چیزیں ہیں جس مکان اور زمان سے روح اور مادہ کا تعلق اور ٹھہراؤ ہے خدا کا اس جگہ تعلق نہیں ہوسکتا جیسے کہ ایک شخص اپنے نصف گاؤں کا مالک ہے اور دوسرے نصف کے اس کے شریک مالک ہیں اگرچہ ایک اپنی طاقتوں میں کمزور اور دوسرا اپنی طاقت اور مرتبہ اور حکومت میں طاقتور ہوتا ہم بھی نہ عقلاً نہ رواجاً نہ قانوناً کمزور کی ملکیت میں طاقتور کا دخل ہوسکتا ہے ویسے ہی خدا تعالےٰ کا ارواح اور مادہ کے ازلی ابدی ہونے کے باعث اُنکی مکان وزمان میں لگاؤ نہیں ہوسکتا اسی طرح اُس کے حد بست قایم ہوگئی یعنے وہ محدود ہوگیا اور لامحدود نہ رہا۔

پنڈت بخشی رام صاحب

بیشک روح اور مادہ ازلی وابدی یعنے خود بخود ہیں اور خدا بھی ازلی وابدی ہے اس کی ایسی مثال ہے جیسے راجہ اور پرجہ کہ اگر پرجہ ہے تو راجہ بھی ہے اگر راجہ ہو اور پرجہ نہ ہو تو بھی کام ٹھیک نہیں ہے اگر پرجہ ہو اور راجہ نہ ہو تو بھی ٹھیک نہیں ہے اگر بہ فرض محال ایسا ہی مانا جاوے کوئی وقت یا زمانہ ایسا ہو کہ روح اور مادہ نہیں تھا تو اسوقت خدا کیا کرتا تھا کیا خالق تھا اور رازق تھا اور رحمان تھا اور کیا رحیم تھا وہ ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا۔

اور یہ جو کہا گیا کہ وہ سرب شکتی مان نہیں رہا۔ اگر ایسا ہی مانا جاوے تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ خدا میں شرارت بھی ہے یا وہ ہلاک نہیں ہوسکتا ہے اگر وہ ہلاک نہ ہوسکے تو پھر وہ سرب شکتی مان نہ رہا جیسا کہ اس میں ہلاکت اور شرارت کی قوت نہیں ویسا ہی اُس میں پیدا کرنے کی طاقت نہیں یعنی جیسے ان دو قوتوں کے نہ ہونے سے شکتی مان ہے ویسا ہی اس قوت کے نہ ہونے سے شکتی مان ہے۔

میاں جمال الدین صاحب احمدی

پنڈت صاحب فرماتے ہیں کہ خدا بھی ازلی وابدی اور روح اور مادہ ازلی وابدی ہے پر تو آریہ سماج پر ایک اور بھی اعتراض پڑ گیا ہے وہ یہ کہ ان کا دعوےٰ ہے کہ ہم نے ہندوؤں کی بت پرستی سے بیزار ہوکر توحید کو قائم کیا ہے میرے خیال میں تو یہ ان سے بھی بدتر ہوگئے ہیں کیونکہ انہوں نے تو اپنے بزرگ مہاتماؤں کی شکل پر بت بنالئے ہیں کہ خدا ان میں ظہور کرتا ہے اور آریوں نے تو ایک ذرہ ذرہ کو خدا کی ذات کے ساتھ شریک کردیا بلکہ چوڑھے اور چمار کی روح اور ذرات جسم کو بھی پرمیشر کی قدامت کے ساتھ قدیم کردیا ہے اور یہ جو راجہ اور پرجہ کی مثال بیان کی ہے اگر اس طرح ہی مانا جاوے تو ہمکو یقینی پتہ ہے کہ قریباً دو ڈھائی سال کا عرصہ ہوا ہوگا جب ہندوستان میں مسلمان بادشاہ تھے اور تمام رعایا ان کے تابع تھی اور ان کے بعد پرجہ نے اتفاق کرکے اُن کی بادشاہی کو رد کیا۔

ایک طاعون زدہ کی نجات

موضع آدووال ضلع گوجرانوالہ میں ایک ہماری احمدی بہن کو سخت طاعون ہوا اُس حال میں ایک بڑی اونچی آواز سے جہاں تک ہوسکتا تھا وہ کہتی تھی

سبحان ساتھ رلائیں ذی بالکا سبحان ساتھ رلائیں

اور کبھی بڑے زور سے اس کی یہ آواز ہوتی مرزا صاحب سچے مرزا صاحب سچے اور اسی عالم بیہوشی میں اسنے بہت سے اسرار دیکھے اور اپنے بھانجے سے کہا کہ اُن کو حضرت تک پہونچا دیا جاوے اسنے دیکھا کہ ایک نہایت خوبصورت ہاتھ تھا اور وہ خدا تعالےٰ کا ہاتھ تھا جو کہ میری گردن میں پڑا ہوا تھا اس ہاتھ نے مجھے چار گھاٹیاں دکھلائیں اور کہا کہ دیکھ یہ گھاٹیاں ہیں نیز بڑے خوبصورت لڑکے دکھلائی دینے لگے ایک لڑکے کے ہاتھ میں ایک گلاب کا بڑا خوبصورت پھول پکڑا ہوا تھا جو وہ مجھے دکھلا رہا تھا پھر ہماری اس طاعون زدہ بہن نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ آندھیاں بڑی سخت چلینگی اور بہت لوگ طاعون سے مرینگے اور میں تجھے لوہے کی مانند کردونگا اور جب آندھی آوے تو تو اپنے بال بچوں کو لیکر اندر بیٹھ جانا اور کوئی خطرہ دل میں مت لانا اور تو لوگوں کے ساتھ کلام کرنا بند کردے اور وہ کہتی ہے جب میں بیمار تھی تو جو حضور کا مرید خالص تھا وہ تو مجھے اچھا معلوم ہوتا تھا اور جو مرید نہ تھا اس سے بدبو آتی تھی پھر وہ کہتی ہے کہ خدا تعالےٰ نے مجھے کہا ہے کہ قادیان سے تجھے حکم آویگا اور تو اس کے مطابق کرنا۔ پھر اس نے دیکھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادہ (عبدالحی) اس موضع میں تشریف لائے ہیں اس نے اپنے خاوند کو کہا کہ ان کو کیوں تکلیف دی ان کو بڑی خاطر داری سے رخصت کردو۔ یہ ہماری بہن طاعون سے بالکل شفایاب ہوگئی ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک دو مستورات اور بھی مبتلا ہے طاعون تھیں ان میں سے ایک فوت ہوگئی اور باقی کی خبر نہیں۔

علاقہ گوجرانوالہ سے اس مضمون کے بہت سے خط آرہے ہیں کہ اے خدا کے مسیح واسطہ خدا کے ہمیں طاعون سے بچا اور ہماری صحت اور زندگی کیلئے خدا سے دعا کر آج کل قادیان میں خاص التزام کے ساتھ نمازوں میں طاعون سے نجات کیواسطے دعا کیجاتی ہے اس لئے ہر ایک مقام کی جماعت کو چاہیے کہ اپنے اور اپنے دوسرے بھائیوں اور بہنوں کیواسطے بھی دعا کریں کہ خدا ہر جگہ انکو اس مرض سے محفوظ رکھے۔

اخبار عام لاہور۔ مورخہ ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۳ء

میں ناظرین اخبار عام سے بدین وجہ کہ اُن کے دو عزیز بھائی جنپر کارخانہ کی انتظامی حالت کا مدار ہے دریں دولڑکیاں طاعون میں مبتلا ہیں۔ ان الفاظ میں دعا کی درخواست کی گئی ہے کہ خداوند عالم کیطرف سے سخت امتحان کا موقعہ ہے اور ہم اپنے بے شمار مہربانوں کیخدمت میں دست بستہ عرض کرتے ہیں کہ ہم گنہ گار بندوں کے حق میں دعا کریں اور پھر آگے لکھا ہے کہ ہمکو پورا اور پختہ اعتبار اپنے پروردگار سے ہے کہ وہ دیالو ہے بضرور اپنی رحمت اور پردہ پوشی کی تعریف کے لحاظ سے تاکہ ہمارے اعمال کیوجہ سے ہمکو اس مصیبت سے نجات دیگا اور ملکی خدمت کے فرائض پر بدستور قائم رکھیگا اس لئے ہم بھی تہ دل سے ان کی عزیزوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور ان سے خاص ہمدردی + بایں وجہ رکھتے ہیں کہ اخبار عام کا ہمیشہ سے یہ شیوہ رہا ہے کہ بزرگان دین کے حق میں ہمیشہ ادب کو ملحوظ رکھا جاوے۔ خدا تعالیٰ ان کے عزیزوں کو اس مرض سے نجات دے اور ہم اپنے ناظرین سے بھی التماس کرتے ہیں کہ وہ ان کیلئے دعا کریں۔

گورداسپور میں حکیم فضلدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب نے جو دو فوجداری . . . . مولوی کرمدین صاحب پر کی تھی اور عدالت گورداسپور سے ان مقدمات کو جہلم میں تبدیل کرانیکی جو درخواست مولوی کرمدین صاحب نے چیف کورٹ میں دی تھی وہ نامنظور ہوئی ہے اور چیف کورٹ نے فیصلہ احمدی صاحبان کے حق میں دیا ہے . . . .

اُس کی تائید میں منشی نواب خانصاحب تحصیلدار گجرات اور نیز منشی ہدایت اللہ صاحب پشاور سے خط لکھتے ہیں۔

کے بارے میں امرتسر - اور لاہور اور حیدرآباد دکن سے تائیدی مشورے آئے ہیں اس لئے دیگر احباب سے گذارش ہے کہ وہ بھی اپنے قیمتی مشوروں سے جلد اطلاع دیویں۔

برادران۔ آجتک مختلف نمبروں میں آپ پر اُن مالی مشکلات کا اظہار کیا گیا ہے جو کہ البدر کی اشاعت میں حارج ہوئے ہیں اور حساب کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ ابھی تک پونے چارسو روپیہ کے قریب ہمارے احباب کیطرف بقایا ہے چونکہ اخبار کے اجرا کا مدار بہت کچھ اس پر ہے کہ قیمتیں وصول ہوں اس لئے ہر ایک بقایا دار بھائی کو چاہیے کہ جلدی اپنے حساب بیباق کریں اور اس بات سے کبھی بھی غافل نہ ہوں کہ البدر کی مستقل اشاعت ہمنے خدا کے فضل سے توفیق پاکر ایک ہزار کرنی ہے اس وقت ۵۰۳ اشاعت ہے۔

ہمارے احباب میں سے منشی احمد دین صاحب عرائض نویس درجہ اول گوجرانوالہ جنہوں نے پانصد خریدار بہم پہونچانیکا ذمہ اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور حافظ غلام رسول صاحب سوداگر وزیرآباد خصوصیت سے شکریہ کے قابل ہیں جو کہ بڑی سرگرمی سے کوئی نہ کوئی خریدار بھیجتے رہتے ہیں۔

کے کچھ مختلف نمبر ہمارے پاس موجود ہیں جو اصحاب اپنے فائلوں کو پورا کرنا چاہیں وہ خرید سکتے ہیں۔ فی نمبر قیمت ۱۰؍ ہے مگر نمبر سات بالکل نہیں ہے

لاڑکانہ - یہ امر بالکل سچ ہے کہ امسال حاجیوں کو بہت تکلیف ہوئی ہے ایک احمدی صاحب بھی ملک کشمیر سے حج کو گئے تھے وہ حج کرکے اب واپس آئے تھے تو بیان کرتے تھے کہ قریب ایک صد کے آدمیوں کی جان گئی ہے اور وہاں کے عمالوں نے اخراجات سفر وصول کرنے میں ظالمانہ طریق رکھا جس سے حاجیوں کو سخت مشکلات پیش آئیں دیدہ دانستہ خطرہ میں جان کو ڈالنا اچھا نہیں ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے من استطاع الیہ سبیلا۔ اس امن کو دیکھ لینا ضروری ہے۔

گذشتہ نمبر میں جو مضمون ڈائری اس کی اشاعت اور ترتیب پر ہمنے دیا ہے اوسے ہمنے صرف رفع مغالطہ کیواسطے لکھا تھا لیکن ہمارے محسن اور مربی حکیم نورالدین صاحب نے اس پر مورخہ ۲۴- کی شام کو ایک ریمارک پاس کیا ہے جسنے ہمیں بہت پشیمان کیا اور جس کے ذریعہ سے ایک حجاب ظلمت کا قلب سے اٹھتا ہوا محسوس ہوا۔ آپنے فرمایا کہ مجھے یہ مضمون پڑھ کر افسوس ہوا کہ ابھی جماعت ہی کیا ہے اور اس جماعت کے اخبار ہی کیا ہیں صرف دو اخبار نکلتے ہیں اور وہ بھی آپس میں نوک جھوک کرتے ہیں۔ میں نے معذرت کی کہ میرا جواب دفاعی ہے تو فرمایا کہ اگر نہ لکھتے اور صبر سے کام لیتے تو کیا حرج تھا اور ہمنے تو صرف البدر کا ہی مضمون پڑھا ہے بہرحال اس نصیحت میں ایک نکتہ معرفت اور توکل کا سبق اور اسباب پرستی سے اجتناب کی تعلیم ہے لہذا میں آئندہ آپس میں ایسی تحریر کرنے سے توبہ کرتا ہوں۔

ازدوالمیال **شبکوری**۔ اگر بباعث گرمی کے ہو تو تخم خیارین - تخم خرفہ - تخم کاہو

۳ ماشہ ۳ ماشہ ۳ ماشہ

صبح شام گھوٹ کر سون اور دیسی سرشتائی سیاہ آنکھ میں لگادیں اگر سردی سے ہو تو املیسار - فلفل دراز کو سرمہ سا باریک کرکے دکھادیں اور کلیجی یعنے جگر کو آگ پر رکھ کر جو اس کا پانی نچڑے اُسے آنکھ میں ڈالیں۔

ازامرتسر - شکایت - دماغ بند ہے خوشبو بدبو کا احساس نہیں ہوتا - مادہ ناک کے اندر جمع ہوکر خشک ہو جاتا ہے۔

اکثر دفعہ علاج سے فائدہ نہیں ہوتا اور سالہا سال گذر جاتے ہیں باعث یہ ہوتا ہے کہ ناک کے اندر مستہ وغیرہ پیدا ہوکر مادہ کو اخراج سے روکتے ہیں اور دماغ خوشبو بدبو کا احساس نہیں کرتا اس لئے غور سے دیکھیں کہ ناک میں مستہ تو نہیں ہے اگر ہو تو کٹوا دیا جاوے اور دوبارہ حال سے اطلاع دیجاوے۔

ازلائل پور - کالی کھانسی - ڈاکٹر محمد اسمعیل خانصاحب کا مجرب نسخہ اس مرض کے واسطے یہ ہے

پوٹاسی آئوڈائڈ - پوٹاسی برومائڈ - ٹنکچر بلاڈونا

۵ گرین ۴ گرین ۵ بوند

ٹنکچر لوبیلیا - سپرٹ کلوروفارم - گلسرین

۱۰ بوند ۱۰ بوند ۱۰ اونس

۳- سال کے بچہ کو ۳ گھنٹہ بعد ایک ایک ڈرام دیجاوے اگر دو تین روز میں اس سے آفاقہ نہ ہو تو لائیکر آرسینی کیلس ایک انگریزی عرق ہے وہ ایک ایک بوند ایک ڈرام پانی میں ملاکر بعد غذا کے دو۔

نظم

ہمارے رب کو حاصل ہے ہر اک صنعت میں یکتائی
نہیں ثانی کوئی اسکا عبث ہو تم عیسائی

نہ باوا ہے نہ بیٹا ہے نہ اس کا کوئی ہمسر ہے
یہی تعریف سچی اسکی ہے قرآن میں آئی

مگر ہاں اسکو اپنے خاص بندوں سے تعلق ہے
کہ جیسی اپنے بچوں سے محبت کرتی ہے مائی

جہاں میں اب خدا نے ایک بندہ کو کیا نازل
شہادت جسکے حق میں چاند اور سورج نے دکھلائی

مگر جو دل کے اندھے ہیں نہیں پہچانتے اسکو
نہ سنتے ہیں وہ بہرے گو ملائک کی صدا آئی

نہیں ثانی کوئی اس بندہ حق کا جہاں میں اب
خدا جانے کہ کس کے منتظر ہیں اب عیسائی

یہ عیسیٰ ہے یہ مہدی ہے کرو اگر زیارت تم
کرو تم شکر کے سجدے یہ نعمت ہمکو ہاتھ آئی

ترستے مر گئے اسکی زیارت کے لئے اکثر
خدا کا فضل ہے تم پر یہ صورت تمکو دکھلائی

بحسب وعدہ دنیا میں خدا نے اسکو بھیجا ہے
مخالف پارٹی تو سخت ہے لیکن خطا کھائی

صدی کے سر پہ آیا ہے نشان ہمراہ لایا ہے
نہیں جو مانتے اسکو وہ ملانے میں سودائی

بڑا کتنی ہیں جو اسکو نہیں گے وہ برے آخر
جو بد سوا اسکو کرتے ہیں رہیگی انکو رسوائی

کرو تم غور رسولوں کے صحیفوں پر نظر یارو
کہ کیونکر مرسلوں کے منکروں نے ہے سزا پائی

تبہ ہوتے چلے آئے ہمیشہ منکران حق
تبہ کاروں پہ آخر کو تباہی بن کے تھی آئی

ذرا سوچو ذرا سمجھو پڑھو قرآن کو دل سے
گروگے قعر دوزخ میں جو ٹھٹھا تمنے کیا ہی

بنے پہلے ہوئے مسی یہودی سرکشی کرکے
نصاریٰ کی بھی کمبختی تمہارا مدعی بد ہے

سزا کا اب تمہارا وقت آیا ہے ذرا سنبھلو
ڈرو اللہ سے طاعون اب نزدیک ہے آئی

تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ وہ دن آنیوالا ہے
پڑیگی نفسی نفسی جس گھڑی کل مخلوق گھبرائی

مسلمانو کرو غیرت ذرا سوچو حق سے شرماؤ
خودی کرکے نہ تم لوگو بنو شیطان کے بھائی

رسول حق بلاتا ہے تم آؤ اس کی جانب کو
وہ گواہ صدق ہے یارو غلط کہتا نہیں راہی

بنائی نوح نے کشتی تم آکر اسمیں آ بیٹھو
امان طوفان سے پاؤ کہ جیسے ہمنے ہے پائی

تمسخر میں اگر تمنے نبی کی بات کو ٹالا
تو وہ طوفان کی ساعت ابھی آئی ابھی آئی

دلوں کو صاف کرکے اپنے حق سے یہ دعا مانگو
الٰہی فضل کر دینا کہ مشکل ہمکو پیش آئی

خدا کے روبرو تم عاجزی سے گڑگڑا لوگو
کرو توبہ کہ کھڑی ہے سر پہ آفت اور رسوائی

ہماری قوم مردہ تھی خدا نے زندگی بخشی
خدا نے ہمکو دکھلائی مسیحائی مسیحائی

جو موسیٰ کے لئے عیسیٰ وہ ہے کشمیر میں مدفون
خدا جسکو بناتے ہیں یہ یارو دلمیں عیسائی

تمہارا یہ عقیدہ ہے ہوا ہم پر جواب نازل
خلاصی جسکی باعث ہمنے ہے دجال سے پائی

نہ آئیگا کوئی اس سے بلا شک اب انہیں آگے
مقابل اس کے وہ آئے اجل ہو جسکی آئی

ادھر آؤ ادھر آؤ سنو آواز مہدی کی
تغافل چھوڑ دو بھائی تغافل چھوڑ دو بھائی

کرم کرنا الٰہی امت احمد پہ تو اپنا
ہمیں تو بخش بینائی ہمیں تو بخش شنوائی

بنا لے ہمکو تو اپنا بنا لے ہمکو تو اپنا
بنا ہے ہمکو تو اپنی بنا تو ہی ہمکو مولائی

ہمیں ایمان پر قائم کر ہمیں توبہ پہ ثابت کر
ہمیں عاشق بنا اپنا ہمیں کر اپنا شیدائی

بچا طوفان سے ہمکو بچا شیطان سے ہمکو
دکھا اعدا کو نیچا بخش ہمکو سب پہ بالائی

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونے والوں کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام
۱	محمد نور صاحب	ویخیں
۲	میان غلام رسول صاحب	//
۳	میان محمد ایوب صاحب	//
۴	میان داؤد صاحب	//
۵	میان فیض اللہ صاحب	//
۶	میان عبد الرحمان صاحب	//
۷	میان محمد کریم صاحب	//
۸	میان محمود صاحب	//
۹	میان فیض محمد صاحب	//
۱۰	مساۃ شان بی بی صاحبہ	//
۱۱	مساۃ آمنہ بی بی صاحبہ	//
۱۲	میان عبد الحی صاحب	//
۱۳	میان اسحق صاحب	//
۱۴	میان اسمعیل صاحب	//
۱۵	میان سلیمان صاحب	//
۱۶	میان محمد کریم صاحب	//
۱۷	میان محمد شان صاحب	//
۱۸	میان ہارون صاحب	//
۱۹	میان یونس صاحب	//
۲۰	میان رحمت اللہ صاحب	//
۲۱	میان آدم صاحب	//
۲۲	میان اسحق صاحب	//
۲۳	میان علم خان صاحب	//
۲۴	میان سراج الدین صاحب	//
۲۵	میان عبد الغفور صاحب	//
۲۶	میان ابوبکر صدیق صاحب	//
۲۷	میان الیاس صاحب	//
۲۸	میان محمد ابراہیم صاحب	//
۲۹	میان صالح صاحب	//
۳۰	میان زکریا صاحب	//
۳۱	میان نیک محمد صاحب	//
۳۲	میان صدرالدین صاحب	//
۳۳	میان عبد الکریم صاحب	//
۳۴	میان بلند اچوکیدار	مانگا

نمبر شمار	نام	مقام
۳۵	میان محمد عمر خان صاحب بستی علی خان	
۳۶	ریاست پٹیالہ	
۳۷	میان الہ دیا صیقل گر (ریاست)	پٹیالہ
۳۸	مولوی محمد نادر خان صاحب ہیڈ	
۳۹	ماسٹر مدرسہ	چندوی
۴۰	مساۃ راجن زوجہ چوہڑ (قلعہ)	[illegible]
۴۱	میان کرم علی صاحب //	//
۴۲	میان شیخ نتھو صاحب (بنوڑ)	پٹیالہ
۴۳	میان عبد الوہاب صاحب //	//
۴۴	میان برکت علی صاحب (سلطان پور)	کپورتھلہ
۴۵	میان محمد حسین صاحب //	//
۴۶	میان عبد الرحمن (کوٹ طوسکہ)	سیالکوٹ
۴۷	میان ابراہیم صاحب کشمیری //	//
۴۸	میان انعام اللہ صاحب (قلعہ دیدار سنگھ)	گوجرانوالہ
۴۹	منشی اللہ دتا صاحب مدرس //	//
۵۰	میان مرتضی صاحب //	//
۵۱	اہلیہ // //	//
۵۲	میان محمد عالم صاحب //	//
۵۳	میان محمد فاضل صاحب //	//
۵۴	میان راجہ صاحب //	//
۵۵	مساۃ فاطمہ صاحبہ //	//
۵۶	مساۃ حسین بی بی صاحبہ //	//
۵۷	میان حبیب الرحمن صاحب //	//
۵۸	قاضی عبد الخالق صاحب ڈپٹی	
۵۹	انسپکٹر اصل باشندہ پشاور حال	
۶۰	سنجاوری (کوئٹہ بلوچستان)	
۶۱	میان حافظ امیر خان (بازار موچیاں)	راولپنڈی
۶۲	میان سلطان محمد //	//
۶۳	مساۃ کرم النساء زوجہ نبی بخش صاحب	
۶۴	سررشتہ دار (ضلع لاہور (چوک	منی)
۶۵	میان فضلدین (ملٹری ورکس)	راولپنڈی
۶۶	میان جان محمد (تحصیل اجنالہ)	امرتسر
۶۷	میان بوٹا صاحب	
۶۸	میان محمد بخش صاحب	
۶۹	میان اسمعیل صاحب	
۷۰	میان دل محمد صاحب	

نمبر شمار	نام	مقام
۷۱	چوہدری جیوا صاحب	مانگا
۷۲	میان بڈھا صاحب ملٹری پولیس	
۷۳	بٹالین ایر برہما	
۷۴	میان پیر بخش صاحب جہلم	جہلم
۷۵	میان میر محمد صاحب	
۷۶	میان نور احمد صاحب	
۷۷	اہلیہ میان محمد بخش صاحب	
۷۸	اہلیہ نوتا صاحب	
۷۹	اہلیہ اسمعیل صاحب	
۸۰	اہلیہ ولی محمد صاحب	
۸۱	میان غلام رسول صاحب	
۸۲	عالمہ بی بی بنت میاں رحیم بخش	
۸۳	دولت بی بی //	
۸۴	الہ دین طالب علم مدکریان خورد	سیالکوٹ
۸۵	مساۃ دولان اہلیہ غلام محی الدین	لاہور
۸۶	مساۃ عظمت بیوہ امیر علی (ناطہ)	منٹگمری
۸۷	مساۃ ولایت بنت امیر علی	//
۸۸	میان احمد علی صاحب //	//
۸۹	میان محمد علی صاحب //	//
۹۰	میان کرم الدین صاحب	چونیاں
۹۱	مساۃ نوران اہلیہ کرم الدین	//
۹۲	مساۃ احیائی بی بی بنت کرم الدین	//
۹۳	مریم //	//
۹۴	نورائی //	//
۹۵	نورائن //	//
۹۶	گل محمد //	//
۹۷	دل محمد //	//
۹۸	میان ابراہیم صاحب	//
۹۹	مساۃ بیگم اہلیہ ابراہیم صاحب	//
۱۰۰	میان محمد صدیق	//
۱۰۱	مساۃ حسن بی بی صاحبہ	//
۱۰۲	// فاطمہ بی بی صاحبہ	//
۱۰۳	چوہدری بوٹا نومسلم (اچھین)	//
۱۰۴	مساۃ جیوان زوجہ بوٹا	
۱۰۵	میان بوڑا صاحب	
۱۰۶	رمضان صاحب	

نمبر شمار	نام	مقام
۱۰۷	میان واہگو صاحب	
۱۰۸	میان راجو صاحب	
۱۰۹	میان فضلدین صاحب	امرتسر
۱۱۰	رحمت علی منیر دار (تلونڈی)	لدھیانہ
۱۱۱	محمد حسین صاحب مدرس ریاضی	
۱۱۲	گورنمنٹ سکول شہر انبالہ	
۱۱۳	محمود حسن پسر محمد حسن	
۱۱۴	احمد حسن //	
۱۱۵	چوہدری سلطان عمر خان	ہوشیارپور
۱۱۶	میان علی بخش صاحب (کھارا)	گورداسپور
۱۱۷	میان احمد صاحب (نوان پنڈ)	//
۱۱۸	میان عبد اللہ صاحب	
۱۱۹	میان شہاب الدین صاحب	//
۱۲۰	میان بڈا صاحب (ننگل)	//
۱۲۱	میان کالو صاحب (نوان پنڈ)	//
۱۲۲	میان تہیا صاحب	
۱۲۳	میان عصمت اللہ صاحب	قادرآباد
۱۲۴	میان روڈا صاحب	//
۱۲۵	میان چراغ صاحب	نوان پنڈ
۱۲۶	خیر الدین صاحب	
۱۲۷	میان فضل نادر صاحب	فیض اللہ چک
۱۲۸	فرزند علی صاحب	
۱۲۹	میان نور محمد صاحب	
۱۳۰	زوجہ نور محمد صاحب	
۱۳۱	میان حاکم علی صاحب	
۱۳۲	زوجہ حاکم علی صاحب	
۱۳۳	مساۃ فضل بی بی }	
۱۳۴	دختر حاکم علی صاحب }	
۱۳۵	عصمت دختر //	
۱۳۶	میان برکت صاحب	
۱۳۷	میان ابراہیم (کالووال)	
۱۳۸	زوجہ رقیہ صاحبہ //	
۱۳۹	سکینہ صاحبہ //	
۱۴۰	خدیجہ //	
۱۴۱	میان کریم بخش صاحب	
۱۴۲	زوجہ کریم بخش صاحب	

انوار الاسلام پریس قادیان دارالامان باہتمام منشی محمد افضل کے چھپکر شائع ہوا